Regd No 8525
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:- الفضل لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

خاص نمبر ۱۴۱
یوم پنجشنبہ
۷ رجب سنہ ۱۳۷۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
سہ ماہی ۷ روپے
ماہوار ۲½ روپے
فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۶/۴۰ | شہادت ۱۳۳۱ ہش | ۳ اپریل سنہ ۱۹۵۲ء | نمبر ۸۱

اخبار احمدیہ

ربوہ یکم اپریل (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

لاہور ۲ اپریل۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کی طبیعت آج خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی احباب کامل شفایابی کیلئے دعا جاری رکھیں۔

کراچی ۲ اپریل۔ پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا کل جو جلسہ ہو رہا ہے۔ اس میں کونسل کے اجلاس کی تاریخ مقرر کرنے کے علاوہ میاں ممتاز محمد دولتانہ کی چھ ہزار الفاظ پر مشتمل ایک یادداشت پر بھی غور کیا جائے گا۔

فرانس کے خلاف طونس کی سابقہ حکومت کی ارسال کردہ شکایات شائع کر دی گئیں

سلامتی کونسل میں صدارت کے فرائض سنبھالنے کے بعد پاکستانی نمائندے کا پہلا اقدام

نیویارک ۲ اپریل معلوم ہوا ہے کہ طونس کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے سلامتی کونسل کا اجلاس کل یا پرسوں منعقد ہوگا۔ یہ مسئلہ کونسل میں پاکستان اور عرب و ایشیا کی چودہ دوسری حکومتیں پیش کر رہی ہیں۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندے پروفیسر احمد شاہ بخاری نے جو اپریل کے آخر تک سلامتی کونسل کے صدر رہیں گے کل صدارت کے فرائض سنبھالنے کے بعد پہلا کام یہ کیا کہ طونس کے معزول شدہ وزیر اعظم محمد شنیق کی کابینہ نے فرانسیسی مظالم کے سلسلہ میں بعض شکایات پر مشتمل جو کاغذات بھیجے تھے انہیں شائع کر دیا۔ یہ کاغذات پہلے منظر عام پر نہیں لائے گئے تھے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ٹریگوے لی اور سلامتی کونسل کے سابق صدر کا خیال یہ تھا کہ انہیں غیر سرکاری کاغذات کی حیثیت حاصل ہے۔ کیونکہ یہ ایسی حکومت کی طرف سے بھیجے گئے ہیں جو باضابطہ طریق پر اقوام متحدہ کی رکن نہیں ہے۔

محمد شنیق کی کابینہ کے دو وزیروں نے جو ان دنوں قاہرہ میں مقیم ہیں۔ آج مصر کے وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس ملاقات میں انہوں نے طونس کی صورت حال پر تبادلہ خیالات کیا۔ ایک اطلاع کے مطابق عراق کی حکومت نے بھی ان وزیروں کو بغداد آنے کی دعوت دی ہے تاکہ طونس کے سوال پر بات کی جا سکے۔

خواتین کانفرنس میں ۲۹ قراردادیں منظور ہوئیں

لاہور ۲ اپریل۔ آج انجمن خواتین پاکستان کی سالانہ کانفرنس کے کھلے اجلاس میں عورتوں کی فلاح و بہبود اور ترقی سے متعلق ۲۹ قراردادیں منظور کی گئیں۔

(م) اس مسئلے پر بحث بعد میں ملتوی کر دی گئی۔ وزیر اعظم مسٹر پنے نے کہا بحث میں التواء سے طونس کے ساتھ جھگڑا طے کرانے میں آسانی ہوگی۔ انہوں نے طونس کے سابق وزیر اعظم محمد شنیق کی حکومت پر بددیانتی عداوت اور ناکامی کا الزام لگایا

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی حالت اور زیادہ تشویشناک ہو گئی

احباب خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں

ربوہ ۲ اپریل مکرم جناب ناظر صاحب اعلیٰ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں:-

"حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی حالت کل سے اور بھی زیادہ تشویشناک ہو گئی ہے۔ یوریمیا کی علامات نمایاں تر ہو گئی ہیں۔ حرارت رات کو سو درجہ سے بڑھ گئی۔ اسہال بھی شروع ہو گئے ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔"

" Condition deteriorated since yesterday symptoms of Uraemia becoming prominent temprature rose to more than 100 at night and diarrhea also started. Vitality very low

یوریمیا (Uremia) ایک بیماری ہے جس میں گردوں کے پوری طرح کام نہ کرنے کی وجہ سے خون میں زہریلے مادہ کا اثر بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے کہ آپ کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص طور پر دعا کریں اور اجتماعی دعاؤں کا بھی انتظام کریں۔

برطانیہ مشروط طور پر شاہ فاروق کو سوڈان کا بادشاہ تسلیم کرنے پر آمادہ ہو گیا

واشنگٹن ۲ اپریل۔ برطانیہ نے امریکہ کو اطلاع دی ہے کہ اگر اہل سوڈان کو ان کے اپنے خیال کے مطابق حکومت بنانے کی اجازت دیدی جائے تو برطانیہ شاہ فاروق کو مصر کے ساتھ سوڈان کا بادشاہ بھی تسلیم کرنے پر آمادہ ہو جائے گا۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کو قاہرہ میں امریکی سفارت خانے کے ایک اعلیٰ ذریعہ سے اس بات کا پتہ چلا ہے کہ امریکہ برطانیہ پر زور دے رہا ہے کہ وہ قضیہ مصر کے بارے میں زیادہ سے زیادہ فیاضانہ رویہ اختیار کرے۔ ان کی رائے میں نہر سویز کی نسبت سوڈان کا مسئلہ زیادہ الجھا ہوا ہے معلوم ہوا ہے کہ امریکہ نے برطانیہ کو اس بات پر آمادہ کر لیا ہے کہ اگر نہر سویز کے تحفظ کے متعلق پورا یقین ہو جائے تو وہ ہلالی پاشا کو دفاعی معاہدہ کے متعلق اپنی تجویز پیش کرنے کی اجازت دیدے۔

حکومت پاکستان نے جاپانی صلحنامہ کی توثیق کر دی

کراچی ۲ اپریل۔ حکومت پاکستان نے جاپانی صلحنامہ کی توثیق کر دی ہے۔ اس صلحنامہ پر گذشتہ سال ۸ ستمبر کو سان فرانسسکو میں دستخط ہوئے تھے۔ یہ توثیق نامہ امریکہ بھیجا جائے گا۔ جن ملکوں نے اس صلحنامہ پر دستخط کئے ہیں وہ اس مہینے کی پندرہ تاریخ تک اپنے اپنے توثیق نامے بھیج دیں گے۔

فرانس کی قومی اسمبلی میں حکومت کی پالیسی پر کڑی نکتہ چینی

پیرس ۲ اپریل۔ فرانس نے طونس میں قومی تحریک کو کچلنے کیلئے جو ظالمانہ کارروائی کی ہے۔ آج فرانس کی قومی اسمبلی میں اس پر کڑی نکتہ چینی کی گئی اور مختلف پارٹیوں کی طرف سے اس مسئلے پر فوری اور تفصیلی بحث کا مطالبہ کیا گیا۔ ری پبلکن پارٹی کے ایک رکن نے کہا طونس میں فرانسیسی فوجوں کے ہاتھوں جو واقعات رونما ہوئے ہیں وہ ناقابل معافی ہیں۔ ایک اور ممبر نے کہا وہاں جو کارروائی ہوئی ہے وہ تباہی و بربادی کی سکیم کے تحت کی گئی ہے۔ سوشلسٹ پارٹی نے بھی اعلان کیا کہ وہ طونس میں فرانسیسی کارروائی کو پسند نہیں کر سکتی (م)

میاں ممتاز دولتانہ کراچی روانہ ہو گئے

لاہور ۲ اپریل۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ صوبائی گورنروں اور وزراء اعلیٰ کی کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے آج صبح کراچی روانہ ہو گئے۔ روانہ ہونے سے قبل آپ نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ اس کانفرنس میں قومی اہمیت کے مسئلوں پر بات چیت کی جائے گی۔ آپ نے مزید کہا ممکن ہے وہاں قومی زبان کا مسئلہ بھی زیر بحث آئے۔ پنجاب کے گورنر مسٹر اسمٰعیل چندریگر اور مشرقی بنگال کے گورنر ملک فیروز خاں نون بھی کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے کل لاہور سے کراچی روانہ ہو جائیں گے۔

ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ اس ہفتہ مکمل ہو جائیگی

نیویارک ۲ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ اقوام متحدہ کے نمائندہ کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم سلامتی کونسل میں پیش کرنے کے لئے اس ہفتہ اپنی رپورٹ مکمل کر دیں گے۔

ورنہ امریکہ خود دیوالیہ ہو جائیگا

نیویارک ۲ اپریل۔ معاہدہ اوقیانوس کے اعلیٰ کمانڈر آئزن ہاور نے کہا ہے کہ یورپ کے لئے امریکی امداد زیادہ عرصہ کے لئے جاری نہیں رکھی جا سکتی ورنہ خود امریکہ کے دیوالیہ ہو جانے کا خطرہ ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
مسعود احمد مسعد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کے ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ ۳ اپریل ۱۹۵۲ء

خواہ مخواہ کے جھگڑے

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے حیدرآباد میں چند روز ہوئے ایک پریس کانفرنس میں فرمایا:-

اول میں تو سمجھتا ہوں کہ اب مہاجر و انصار کی تعریف ختم کرنا چاہیئے۔ اور ہمیں اس کی بجائے پاکستانی کے لفظ کو استعمال کرنا چاہیئے۔ میں ذاتی طور پر تو یہ اللہ تعالےٰ کا احسان سمجھتا ہوں۔ کہ ہندوؤں نے ہمیں مسلمان سمجھ کر نکال دیا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے ہمیں پاکستان میں حفاظت کی جگہ دے دی ہے۔

(۲) میں اصولاً یہ سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی زبان لازمی طور پر اردو ہے۔ لیکن موجودہ وقت میں بنگالیوں کی دلجوئی کی جائے۔ اور زبان کے مسئلہ کو اختلاف کی بنیاد بنا دینا درست نہیں۔

یہ دونوں باتیں بنیادی طور پر پاکستان سے مقامی اور صوبیائی تفرقات کو کم کرنے والی ہیں۔ اصل چیز جس کی اس وقت بلکہ ہر وقت پاکستان کو ضرورت ہے وہ یہ ہے۔ کہ کوئی مسئلہ جو مختلف گروہوں میں تفرقہ و تشتت پیدا کرنے والا ہو اس کو باحسن طریق فوراً نپٹا دیا جائے۔ تاکہ سب لوگ یکسو ہو کر قوم کی بہبودی کے لئے مشترکہ کاموں میں حصہ لے سکیں۔ ذرا ذرا سی بات پر باہم معرکہ آرائی بعض وقت نہایت ضرر رساں اور تلخ نتائج پیدا کرتی ہے۔ مہاجر اور انصار کہلانا ویسے کوئی برا نہیں۔ لیکن صرف اس لفظی تفریق سے ایک ملک میں خواہ مخواہ دو فریق بن جاتے ہیں۔ تفریق و تشتت کی وجوہات کو کم کرنا ضروری ہے۔

اسی طرح اردو اور بنگلہ کا جھگڑا ابھی فضول ہے۔ اگر اس سے کسی فریق کی غلط فہمی کی وجہ سے انتشار پیدا ہو۔ تو غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے لڑنے کی بجائے وقت کا انتظار بہتر ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ خواہ بنگلہ کو دوسری زبان تسلیم بھی کر لیا جائے۔ تو اس سے اردو کی برتری کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا اردو جلد ہی اپنی جگہ بنا لے گی۔ پنجاب اور بنگال میں انگریزوں کے عہد میں انگریزی اور اردو ساتھ ساتھ چلتی رہی ہیں۔ لیکن اس سے انگریزی کو کوئی نقصان نہ پہونچا۔

لاقانونی

۲۷ مارچ ۱۹۵۲ء کو محمد باقر خان صاحب پر جو ملتان میں مودودی صاحب کی جماعت اسلامی کے امیر ہیں ایک شخص مسمی عبدالحکیم نے جو درگاہ حضرت شمس سبزواری صاحب کا ملنگ بیان کیا جاتا ہے۔ چھری سے حملہ کر دیا۔ جبکہ اول الذکر اپنی دوکان پر بیٹھے باتیں کر رہے تھے محمد باقر خان صاحب کو انگلی پر زخم آیا۔ حملہ آور چھری مارنے کی کوشش کرتا رہا۔ مگر ارد گرد کے لوگوں نے اس کو قابو میں کر لیا۔ اور اس طرح ان کی جان بچ گئی۔

ابھی یہ معلوم نہیں ہوا کہ حملہ کی اصل وجہ کیا ہے ممکن ہے مذہبی اختلاف ہو۔ مگر وجہ کچھ بھی ہو بہر حال یہ واقعہ نہایت افسوسناک ہے۔ اور اس لاقانونی کا پتہ دیتا ہے۔ جو بعض عاقبت نااندیش لوگ ملک میں پھیلا رہے ہیں۔ اور عوام کو قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی تلقین کر رہے ہیں۔

ہمارے امن پسند شہریوں کو چاہیئے کہ ایسے واقعات کے خلاف بلند آواز اٹھائیں اور ملکی اخبارات کو چاہیئے کہ ملک میں آئین پسندی کی روح پیدا کرنے کے لئے پرزور مقالات لکھیں۔

ضروری اعلان

بعض مجالس انصار اللہ کی طرف سے فارم فہرست ممبران مجلس انصار اللہ بعد تکمیل مرکز میں نہیں پہونچے۔ جن کی وجہ سے ان مجالس میں باقاعدہ تنظیم انصار کا کام شروع نہیں ہو سکا۔ مرکز سے یہ فارم بھجوائے ہوئے ہیں۔ اگر کسی مجلس انصار کے زعیم صاحب ان فارموں کو ضائع کر چکے ہوں۔ تو بہت جلد دفتر مرکزیہ انصار اللہ سے اور منگوا لیں۔ بہر حال یہ فارم زعما صاحبان انصار کو بہت جلد مرکز میں بعد تکمیل بھجوا دینے چاہئیں تا ان فارموں کے پہونچنے پر تبلیغ اور تعلیم و تربیت کے متعلق مزید معلومات بھجوائی جا سکیں۔ اس میں توقف سے کام میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔

(قائد انصار اللہ مرکزیہ)

"کشتیٔ نوح" پر میں یم بیکراں میں ہوں

یہ نظم پرانے کاغذات میں سے ملی ہے۔ ممکن ہے پہلے کبھی الفضل میں چھپ چکی ہو۔ مگر مجھے یاد نہیں۔

میں ہر جگہ دیارِ مسیحؑ زماں میں ہوں
یعنی سیالکوٹ میں بھی قادیاں میں ہوں

ہر سو اگر نزولِ بلا ہے تو کیا خطر
مَیں تو خدا کے فضل سے دارالاماں میں ہوں

دیکھو نہ مجھ کو چشمِ حقارت سے اے گلو
خاشاک ہی سہی میں مگر گلستاں میں ہوں

ہرچند ہے زمین وہی آسماں وہی
پر میں نئی زمین نئے آسماں میں ہوں

یہ کہہ رہی ہے رُوحِ محمدؐ پکار کر
مَیں پیرِ قادیان کے عزمِ جواں میں ہوں

اہلِ کنارہ اور کنارے ہیں زیرِ موج
"کشتیٔ نوح" پر میں یم بیکراں میں ہوں

تنویرؔ ایسا زندہ کیا ہے مسیحؑ نے
جانِ جہاں ہوں گرچہ تنِ ناتواں میں ہوں

(۱) زکوٰۃ پانچ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے۔

(۲) زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے۔

(۳) زکوٰۃ کے متعلق معلومات نظارت بیت المال سے حاصل فرمائیں۔

(۴) زکوٰۃ کی رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام بھجوائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

شیخ محمد حنیف ولد شیخ محمد اسمٰعیل صاحب ساکن فیروزپور کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ (نظارت بیت المال)

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
هُوَ النَّاصِر

خلافت عارضی ہے یا مستقل

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

عزیزم مرزا منصور احمد نے میری توجہ ایک مضمون کی طرف پھیری ہے۔ جو مرزا بشیر احمد صاحب نے خلافت کے متعلق شائع کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ غالباً اس مضمون میں ایک پہلو کی طرف پوری توجہ نہیں دی گئی۔ جس میں مرزا بشیر احمد صاحب نے یہ تحریر کیا ہے۔ کہ خلافت کا دور ایک حدیث کے مطابق عارضی اور وقتی ہے۔ میں نے اس خط سے پہلے یہ مضمون نہیں پڑھا تھا۔ اس خط کی بناء پر میں نے مضمون کا وہ حصہ نکال کر سنا۔ تو میں نے بھی سمجھا کہ اس میں صحیح حقیقت خلافت کے بارہ میں پیش نہیں کی گئی ؛

مرزا بشیر احمد صاحب نے جس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ خلافت کے بعد حکومت ہوتی ہے۔ اُس حدیث میں قانون نہیں بیان کیا گیا۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کے حالات کے متعلق پیشگوئی کی گئی ہے۔ اور پیشگوئی صرف ایک وقت کے متعلق ہوتی ہے۔ سب اوقات کے متعلق نہیں ہوتی۔ یہ امر کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت نے ہونا تھا۔ اور خلافت کے بعد حکومت مستبدہ نے ہونا تھا اور ایسا ہی ہو گیا۔ اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا۔ کہ ہر مامور کے بعد ایسا ہی ہوا کرے گا۔ قرآن کریم میں جہاں خلافت کا ذکر ہے وہاں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ خلافت ایک انعام ہے۔ پس جب تک کوئی قوم اس انعام کی مستحق رہتی ہے۔ وہ انعام اسے ملتا رہے گا۔ پس جہاں تک مسئلے اور قانون کا سوال ہے۔ وہ صرف یہ ہے کہ ہر نبی کے بعد خلافت ہوتی ہے۔ اور وہ خلافت اُس وقت تک چلتی چلی جاتی ہے۔ جب تک کہ قوم خود ہی اپنے آپ کو خلافت کے انعام سے محروم نہ کر دے۔ لیکن اس اصل سے ہرگز یہ بات نہیں نکلتی کہ خلافت کا مٹ جانا لازمی ہے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی خلافت اب تک چلی آ رہی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہم کہتے ہیں کہ پوپ صحیح معنوں میں حضرت مسیحؑ کا خلیفہ نہیں۔ لیکن ساتھ ہی ہم یہ بھی تو مانتے ہیں۔ کہ امت عیسوی بھی صحیح معنوں میں مسیحؑ کی امت نہیں۔ پس جیسے کو تیسا تو ملا ہے مگر ملا ضرور ہے۔ بلکہ ہم تو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ جیسے موسےٰؑ کے بعد ان کی خلافت عارضی رہی۔ لیکن حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے بعد ان کی خلافت کسی نہ کسی شکل میں ہزاروں سال تک قائم رہی۔ اسی طرح گو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت محمدیہ تواتر کے رنگ میں عارضی رہی۔ لیکن مسیح محمدی کی خلافت مسیح موسوی کی طرح ایک غیر معین عرصہ تک چلتی چلی جائے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مسئلہ پر بار بار زور دیا ہے۔ کہ مسیح محمدی کو مسیح موسوی کے ساتھ ان تمام امور میں مشابہت حاصل ہے۔ جو امور کہ تکمیل اور خوبی پر دلالت کرتے ہیں سوائے ان امور کے کہ جن سے بعض ابتلا ملے ہوتے ہیں۔ ان میں علاقۂ محمدیت علاقہ موسویت پر غالب آ جاتا ہے۔ اور نیک تبدیلی پیدا کر دیتا ہے۔ جیسا کہ مسیح اول صلیب پر لٹکایا گیا۔ لیکن مسیح ثانی صلیب پر نہیں لٹکایا گیا۔ کیونکہ مسیح اول کے پیچھے موسوی طاقت تھی۔ اور مسیح ثانی کے پیچھے محمدی طاقت تھی۔ خلافت چونکہ ایک انعام ہے ابتلاء نہیں اس لئے اس سے بہتر چیز تو احمدیت میں آ سکتی ہے۔ جو کہ مسیح اول کو ملی لیکن وہ ان نعمتوں سے محروم نہیں رہ سکتی۔ جو کہ مسیح اولؑ کی امت کو ملیں۔ کیونکہ مسیح اولؑ کی پشت پر موسوی برکات تھیں۔ اور مسیح ثانی کی پشت پر محمدی برکات ہیں ؛

پس جہاں میرے نزدیک یہ بحث نہ صرف یہ کہ بے کار ہے۔ بلکہ خطرناک ہے کہ ہم خلافت کے عرصہ کے متعلق بحثیں شروع کر دیں۔ وہاں یہ امر ظاہر ہے کہ سلسلہ احمدیہ میں خلافت ایک بہت لمبے عرصہ تک چلے گی۔ جس کا قیاس بھی اس وقت نہیں کیا جا سکتا۔ اور اگر خدانخواستہ بیچ میں کوئی وقفہ پڑے بھی۔ تو وہ حقیقی وقفہ نہیں ہوگا۔ بلکہ ایسا ہی وقفہ ہوگا۔ جیسے دریا بعض دفعہ زمین کے نیچے گھس جاتے ہیں۔ اور پھر باہر نکل آتے ہیں۔ کیونکہ جو کچھ اسلام کے قرون اولےٰ میں ہوا۔ وہ ان حالات سے مخصوص تھا۔ وہ ہر زمانہ کے لئے قاعدہ نہیں تھا ؛

تحریکِ جدید اور بیرونی ممالک

ڈاکٹر عبد اللطیف احمد خان صاحب کینٹن چائنا سے لکھتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی پیاری اور عزیز آواز بذریعہ خطبہ پہونچانے کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خدا تعالےٰ کا بڑا فضل ہے کہ دو سال کے عرصہ میں یہ پہلا پرچہ اخبار الفضل کا آپ کے ذریعہ ملا ہے۔ جس نے نہ صرف میرے ایمان کو تازہ کیا بلکہ اور بھی بڑھا دیا۔ آپ لوگ جس قدر خوش قسمت ہیں کہ ایسی فضیلت کی آوازیں آپ لوگوں کے کانوں میں پڑتی ہیں۔ دلی جذبات اور خیالات کے اظہار کا نہ اس وقت موقعہ ہے۔ اور نہ وقت البتہ اپنا وعدہ سال اٹھارہ کا پیش کرتا ہوں۔ اور درخواست کرتا ہوں کہ یہ رقم میرے امانت فنڈ سے وصول کر لیں۔

خطبہ جمعہ جو دو سال کے عرصہ میں پہلی دفعہ ملا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ تحریک جدید کو اشد ضرورت ہے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے میں انیسویں سال کا وعدہ بھی آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ اٹھارویں سال کا وعدہ پیش کرتے ہوئے میں محسوس کرتا ہوں کہ انیسویں سال کا وعدہ کرنا بھی لازمی ہے۔ اور انیسویں سال کا وعدہ کرتے ہوئے بیسویں سال کا خیال لازمی ہے۔ اس لئے وقت کی اہمیت اشد ضرورت اور حضور کے فرمان کی تعمیل کو مدنظر رکھتے ہوئے میرا اٹھارویں سال کا وعدہ ۱۶۰ اور انیسویں سال کا ۱۷۶ میری امانت سے وصول کر لیں"

آپ کا وعدہ معہ رقم ہر دو سال کا حضور کی خدمت میں معہ آپ کے اس خط کے پیش کر دیا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء اللہ تعالےٰ قبول فرما کر نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

یورو پین ممالک مشرقی افریقہ۔ مغربی افریقہ۔ فلسطین۔ شام۔ انڈونیشیا۔ مارشیس اور امریکن جماعتیں نہ صرف وعدوں کو ہی نہایت شاندار اور غیر معمولی اضافہ کے ساتھ حضور میں پیش کریں۔ اور کوئی احمدی تحریک جدید میں شامل ہونے سے رہ نہ جائے۔ بلکہ سب کے سب شامل ہو جائیں۔ بلکہ ان کے وعدوں کی رقوم بھی جلد سے جلد ادا ہوں۔ جیسا کہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے فوری چندہ ادا کر دیا۔

وکیل المال تحریکِ جدید

مجلس مشاورت سر پر آگئی

مجلس مشاورت سر پر آگئی ہے۔ اور ابھی بہت تھوڑے احباب نے ہمیں اپنی تشریف آوری کے متعلق اطلاع بھجوائی ہے۔ مہربانی کر کے خطیب صاحبان اور امراء و پریذیڈنٹ صاحبان ہمارا یہ اعلان اچھی طرح سے دوستوں میں کر دیں۔ کہ نمائندگان مجلس کے علاوہ دوست جو مرکز میں تشریف لانا چاہیں وہ قبل از وقت ہمیں اطلاع فرما دیں۔

(۲) جملہ احباب (نمائندگان وغیر نمائندگان) مہربانی کر کے اپنے بستر ساتھ لائیں۔ اور نیچے بچھانے کے لئے ذرا موٹی چٹریں لائیں۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ ایسے ہجوم کے موقعہ پر چارپائیاں مہیا نہیں کی جا سکتیں۔ اور نہ ہی جلسہ سالانہ کے موقعہ کی طرح تھوڑی یا کسیر میسر آ سکتی ہے۔

(۳) دوست یہ بھی یاد رکھیں کہ ہمارے پاس الگ الگ کمرے نہیں ہیں۔ جو ہم مہمانوں کو دے سکیں گے۔ البتہ مرد اور عورتیں الگ الگ اکٹھے ٹھہرائے جا سکیں گے۔ (افسر لنگر خانہ)

ماہوار تبلیغی رپورٹیں بھیجیں

صدران و سیکرٹریان تبلیغ جماعت ہائے احمدیہ مطلع رہیں کہ ہر ماہ کے پہلے عشرہ میں ماہوار تبلیغی رپورٹوں کا نظارت ہذا میں پہونچنا ضروری ہے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

لمحۂ فکریہ!

از مکرم قاضی محمد بشیر صاحب آف کوروال

قوموں کے عروج وزوال کی داستانیں۔ قیصر و کسریٰ کے انتہائی عروج اور زوال کے حالات ثمود اور عاد کی پرشکوہ پُر دبدبہ زندگی اور ان کی تباہی۔ فراعنہ مصر کی شان کبریائی۔ اور پھر ان کی بے بسی و بے چارگی۔ آنے والی نسلوں اور قوموں کے لئے ایک لائحہ عمل تجویز کرتی ہیں دنیا میں مادی طاقتیں عروج کی انتہا تک پہنچیں لیکن جب بھی وہ خدا تعالےٰ کے مرسلین کی جماعتوں سے ٹکرائیں۔ دنیا سے حرف غلط کی طرح مٹا دی گئیں۔ نہ صرف وہ قومیں ہی مٹا دی گئیں۔ بلکہ ان کے نام کی طرف منسوب ہونا باعث عار خیال کیا جانے لگا۔ مگر خدا تعالےٰ کے مامورین کی جماعتیں طاغوتی طاقتوں کے مقابلہ میں ہمیشہ ہی کامیاب و کامران ہوئیں۔ فتح و نصرت نے ان کے قدم چومے۔ اور انہیں دنیا کی رہنمائی کا منصب عطا ہؤا۔ مگر تاریخ عالم کے اوراق اس امر پر شاہد ناطق ہیں۔ کہ یہ فتح و نصرت کا حصول دنیا کی رہنمائی کا شرف خدا تعالےٰ کی منتخب شدہ جماعت قرار پانے کا رتبہ۔ ان مرسلین کی جماعتوں کو آسانی سے عطا نہ ہؤا۔ وہ مخمل کے بستروں پر نہ سوئے بلکہ جنگلوں کے کانٹے ان کے بستر تھے۔ ان کی منزلیں کبھی پہاڑوں میں اور کبھی میدانوں میں۔ کبھی سمندروں میں اور کبھی مرغزاروں میں تھیں۔ ایک جنون تھا۔ جو انہیں لئے پھرتا تھا ایک وارفتگی تھی۔ ایک کیف تھا۔ جس کے نشہ سے مخمور وہ دنیا کی بڑی سے بڑی طاغوتی طاقت سے ٹکرا جاتے تھے۔ موت ان کے سامنے ایک معمولی چیز تھی۔ اور اس کا استقبال وہ نہایت خندہ پیشانی سے کرتے تھے۔ ان کی جد وجہد ان کی کوششیں۔ ان کی قربانیاں اور ان کی سعی سب اس لئے صرف ہوتی تھی۔ تا خدا کا نام دنیا میں بلند ہو اور تا خدا کا بھیجا ہؤا رسول دنیا میں کامیاب اور کامران ہو۔ دنیا سے کفر و ظلمت کی گھٹائیں مفقود ہوں اور خدا کا مصفیٰ اور روشن چہرہ دنیا کو نظر آئے۔ یہی بلند مقصد لے کر الٰہی جماعتیں اٹھیں اور اسی مقصد کے حصول کے لئے ان کی زندگیاں وقف ہوئیں اور ہر وہ جماعت تباہ و برباد ہوئی۔ جو خدا تعالےٰ کے مرسل کے مقابل پر اتری۔ حق غالب اور شیطان مغلوب ہؤا۔ قل جاء الحق و زھق الباطل۔ ان الباطل کان زھوقا۔

دنیا نے یہ نظارہ کئی دفعہ دیکھا۔ وقت کا دریا بہتا رہا۔ اور انسان ہمیشہ ہی بھول جاتا رہا۔ تھوڑے تھے جو گذرے ہوئے واقعات پر دقیق نظر ڈالتے اور حق کو قبول کرتے۔ لیکن اکثر تھے۔ جو حق کے مٹانے کی خاطر منظم ہو جاتے۔ لیکن انجام ہمیشہ یہی نظر آیا۔ کیونکہ قادر و قدیر خدا کا فیصلہ ہے۔ الا انّ حزب اللہ ھم الغالبون۔ (سورہ مائدہ ع)

آخر وہ زمانہ آ گیا۔ جس زمانہ کے آنے کی خبر سیدالانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ مسلمان قوم کی پستی اور بے چارگی اپنی انتہا تک پہنچی ہوئی تھی۔ اسلام بے یار و غمگسار تھا خود مسلمان قوم کے رہنما و علماء اپنے اخلاق حمیدہ کو کھو چکے تھے۔ عیسائیت مسلمانوں کو اپنا نوالہ بنا رہی تھی۔ آریہ سماج مسلمانوں کے لئے شدھی کے دروازے کھول رہی تھی۔ اور ایک کفر و طغیان کا سیلاب تھا۔ جو مسلمانوں کو بہائے لئے جا رہا تھا۔ ایک طغیانی تھی۔ جو روکے سے رکتی نہ تھی۔ ایک طوفان تھا۔ جس کے لئے کوئی بند کارگر نہ تھا۔ آہ! مسلمان قوم بکھری ہوئی بھیڑوں کی مانند آوارہ و سرگرداں تھی۔ جن کا نہ چرواہا تھا نہ نگران۔ اور خونخوار بھیڑیئے چاروں طرف سے جبڑے کھول کر اس کو نگلنے کے لئے بے تاب تھے۔ کشتی امت کے ناخدا خواب خرگوش کی نیند سو رہے تھے اور مسلمان اپنی موت و حیات کی آخری کشمکش میں مبتلا تھے۔ کہ اسلام کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو پار لگانے اور گرتی ہوئی قوم کو سہارا دینے۔ اور اس اجڑے ہوئے گلستان کو آباد کرنے کے لئے آسمان پر خدا تعالیٰ کی مشیت جوش میں آئی اور اس نے پھر ایک دفعہ اپنی جلوہ نمائی کی دنیا میں پھر خدا تعالےٰ کا ایک فرستادہ آیا۔ جس نے قادیان کی گمنام۔ مستور بستی سے خدا تعالےٰ کا پیغام دنیا کو سنانا شروع کیا۔ وہ خدا کا پیارا مسیح موعود بن کر آیا۔ اور اس نے بہتوں کو ہدایت دی۔ اس نے گرتی ہوئی اسلامی عمارت کو بچایا۔ اس کے آنے پر خزاں رسیدہ اسلام پر بہار آ گئی۔ اسلام پھر تابدار چہرے کے ساتھ دنیا پر اجاگر ہؤا۔ وہ آیا اور بہتوں کو بیماریوں سے نجات دے کر چلا گیا۔ اس نے دنیا کی رہنمائی کی۔ اور دنیا کی رہنمائی کے لئے ایک جماعت تیار کی۔ مگر صد افسوس تاریکی کے فرزند اس کی ناکامی کے درپے ہوئے۔ اس اسلام کے حقیقی ہمدرد کو دکھ دیا گیا۔ ستایا گیا۔ مگر وہ اپنے ارادہ پر مضبوط چٹان کی مانند کھڑا رہا۔ وہ طوفانوں سے ٹکرایا۔ اس نے آندھیوں کا مقابلہ کیا اور بالآخر ایک فعال اور قربانیاں کرنیوالی جماعت اپنے پیچھے چھوڑ گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ "جماعت احمدیہ" آج اکناف عالم میں اسلام کو پیش کر رہی ہے۔ وہ توفیق جو سلطنتوں کو نہ ملی۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت کو میسر ہے۔ اپنے اور بیگانے۔ اخیار اور اغیار۔ دوست اور دشمن۔ مخالف اور موافق سب آج یہ ماننے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ کہ آج جو قربانیاں۔ جو ایثار۔ جو قوتِ عمل جماعت احمدیہ میں پائی جاتی ہے اور کسی میں نہیں۔ دشمن تسلیم کرتا ہے کہ اگر جماعت احمدیہ نہ ہوتی۔ تو ہم اسلام کو ہڑپ کر جاتے۔ مخالف مانتا ہے کہ یہ جماعت اسلام کے لئے باران رحمت ثابت ہوئی اس کا دل مانتا ہے۔ اس کا ضمیر اسے تسلیم کرنے پر مجبور کرتا ہے اور اشد سے اشد مخالف کی قلم سے بھی نکل جاتا ہے۔

> "سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں مکاتب ہندوستان میں جاری ہیں مگر سوائے احمدی مدارس و مکاتب کے کسی اسلامی مدرسہ میں غیر اقوام میں تبلیغ و اشاعت کا جذبہ طلبا میں پیدا نہیں کیا جاتا کس قدر حیرت ہے۔ کہ سارے پنجاب میں سوائے احمدی جماعت کے اور کسی ایک فرقے کا بھی تبلیغی نظام موجود نہیں"۔
>
> (فتنہ ارتداد اور پولیٹیکل قلابازیاں مصنفہ چوہدری افضل حق صاحب)

مگر کاش نادان مخالف یہ سوچتا۔ کہ اگر یہ محض انسانی ہاتھوں سے کام ہو سکتا۔ تو ان سے کیوں نہ ہو سکتا۔ اگر اسلام کی اشاعت کا یہ نظام بغیر کسی مامور کی آمد کے قائم ہو سکتا۔ تو ان کی سلطنتیں بھی تھیں اور حکومتیں بھی۔ اگر اقوام عالم کی ہدایت کا کام بغیر کسی ہادی و رہنما۔ بغیر کسی نبی اور مرسل کے ہو سکتا۔ تو ان مسلمانوں میں سے کسی کو تو توفیق ملتی کہ ایسی جماعت قائم کرتا۔ کون نہیں جانتا کہ مسلمانوں کے متفرق شیرازہ کو اکٹھا کرنے کے لئے کتنی جماعتیں بنیں۔ جماعتیں بنتی تھیں ریزولیشن پاس ہوتے تھے۔ اور ان ریزولیشنوں کی سیاہی خشک نہ ہونے پاتی تھی۔ کہ انجمن کا نام و نشان مٹ جاتا تھا۔ مسلمانوں کے رہنما اور لیڈر مختلف جماعتوں کو بناتے اور ختم کر ڈالتے تھے مگر جماعت سازی کا کام متواتر جاری رہتا تھا۔ کیونکہ یہ وہ بھی سمجھتے تھے کہ قوم پراگندہ ہے

عمل کارد ہے۔ جد وجہد مفقود ہے۔ دشمن مضبوط ہے۔ اس کے ہتھیار تیز۔ اور ہمارے کند

پس جماعت بنانے اور توڑنے کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ مگر ہر جماعت ناکام رہتی۔ کیونکہ یہی مقدر تھا۔ کہ اب اسلام کی سربلندی اور برتری معمولی ہاتھوں سے نہیں ہو سکتی۔ یہ دجال کا زمانہ ہے۔ اور اس کی سرکوبی کے لئے مسیحائی قوت کی ضرورت تھی۔ کاش مخالف سوچتا اور غور کرتا ان کی سعی کیوں رائیگاں ہوئی۔ اور حضرت مسیح موعود کی جماعت کیوں کامیاب ہوئی۔ ان سے اسلام کی خدمت کی سعی کیوں چھن گئی۔ ان کی سحر بیانی کیوں اثر نہ کر سکی۔ ان کی قوت بیان کیوں انقلاب نہ لا سکی۔ ان کی کوششیں کیوں رائگان گئیں۔ ان کے ارادے کیوں کامیاب نہ ہوئے؟ وہ کیوں دشمن کو ہراساں نہ کر سکے؟ وہ کیوں اسلام پر دشمن کی زبردست یلغار کو نہ روک سکے؟ وہ کیوں مسلمانوں کو عیسائی بننے سے نہ بچا سکے؟ وہ کیوں اسلام کے اجڑے ہوئے گلستان پر بہار نہ لا سکے؟ کیا اس کی یہی وجہ نہیں۔ کہ اس برات کا دولہا کوئی اور تھا۔ یہ سہرا کسی اور کے سر بندھا تھا۔ یہ ان کے بس کی بات نہ تھی یہ مسیحائی قوت چاہتا تھا۔ اور وہ اس سے محروم تھے۔ یہ عظیم الشان کام تعلق باللہ چاہتا تھا۔ اور وہ اس سے عاری تھی۔ یہ ایک روشن اور الہام کے پانی سے سرسبز دماغ چاہتا تھا۔ اور وہ الہام کے ہی قائل نہ تھے۔ یہ ایک نبی کا کام تھا۔ اور یہاں نبوت بھی کلی الوجوہ بند ہو چکی تھی۔ وہ ایک بے لوث خدمت چاہتا تھا۔ اور یہاں لالچ ہمسنظ تھا۔ کاش ہمارے بھولے بھٹکے بھائی سوچیں۔ کہ یہ خدمت ان سے کیوں نہ ہو سکی؟ وہ کیوں اسلام کو دشمن کے مقابلہ میں فاتح نہ بنا سکے۔ اگر وہ غور کرتے۔ تو یہی چیز ان کے لئے کافی تھی۔ یہی وہ اعجاز تھا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کر دکھایا۔ اور دشمن نے بارہا جس کا اعتراف کیا۔ پھر کیا یہی سبب تو نہیں۔ کہ آنے والا ہی وہ وجود تھا۔ جس کے ہاتھوں اسلام کی فتح مقدر تھی۔ اور اسلام کا مصفیٰ چہرہ اس وقت تک دنیا نے نہ دیکھا۔ جب تک وہ نہ آیا۔

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے عزیز بھائی مولوی محمد سعید صاحب واقف زندگی مقیم بورنیو بیمار ہیں۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ (محمد صدیق ننگل باغبانہاں)

(۲) میری ہمشیرہ صاحبہ بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں (حکیم عطاء الرحمٰن ڈنڈپور کھرولیاں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

کاش دشمن دل کو صاف کرتا۔ مخالف سوچتا۔ تو یہ معجزہ حیرت انگیز معجزہ تھا۔ ؎

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار

آج بھی کوششیں ہوتی ہیں۔ لیکن کیوں وہ قربانی کی سپرٹ تم لوگوں میں نہیں۔ جو جماعت احمدیہ میں ہے۔ تم میں کیوں وہ ایثار نہیں۔ تم میں کیوں جذبہ خدمتِ اسلام نہیں۔ تم میں کیوں اسلام پر مر مٹنے کی خواہش نہیں۔ تم میں کیوں اقوام عالم کو مسلمان بنانے کا خیال نہیں۔ کیا اس کی یہی وجہ تو نہیں۔ کہ یہ چیزیں اپنے اندر ایمان چاہتی ہیں۔ اور ایمان ایک مامور من اللہ ہی پیدا کرتا ہے۔ کیا جماعت احمدیہ کی یہ سرفروشی۔ یہ جذبہ خدمت اسلام۔ یہ قربانیاں اور ایثار صاف ظاہر نہیں کرتیں۔ کہ یہ روح پیدا کرنے والا کوئی معمولی انسان نہ تھا۔ وہ دنیاوی لیڈر نہ تھا۔ بلکہ وہ ایسا زبردست انسان تھا۔ جو خدا کے بلائے بولتا تھا۔ اور جو خدا تعالےٰ کا پیغام لے کر دنیا کی طرف آیا۔ اس کا رہنما خود خدا تعالیٰ تھا۔ اس کے ارادے اسی کے تابع تھے۔ اسی لئے وہ کامیاب ہؤا۔ اسی لئے وہ فتح نصیب جرنیل ثابت ہؤا۔ مسیح ناصریؑ نے فرمایا تھا۔ ”درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔“ کیا تم جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات دیکھ کر بھی حضرت مسیح موعود کے بارہ میں شک ہے۔ کیا یہ قربانی اور یہ ایثار اس شخص کا ہی پیدا کردہ نہیں۔ جسے تم جھٹلا رہے ہو۔ کیا یہ قوت عمل اسی کے گوشہ چشم کا مرہونِ منت نہیں۔ جس کو تم گالیاں دیتے ہو۔ جس کی تم تکذیب کرتے ہو۔ کاش تم سوچو۔ کہ ایسی فعال جماعت کا بانی۔ ایسی اسلام کی خدمتگذار جماعت کا رہبر کس درجہ اور کس پایہ کا انسان تھا۔ اور اس کا خدا تعالےٰ کے ساتھ کتنا روحانی تعلق تھا۔

پھر تم نے کبھی یہ بھی غور کیا۔ کہ خدا تعالےٰ نے سچوں کی تائید کب سے چھوڑ دی۔ اگر تم ہی سچے تھے۔ تو اللہ تعالےٰ تمہارا حامی و ناصر کیوں نہ ہؤا۔ وہ تو وعدوں کا سچا ہے۔ اور وعدہ بھی پکا تھا۔ ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون۔ (نحل ع ۱۵) کہ وہ ظالموں اور افترا علی اللہ کرنے والوں کی مدد نہیں کرتا۔ بلکہ وہ تو سچوں کا ساتھی اور حق کا حامی تھا۔ پھر اگر تم ہی سچے تھے، تو تم کیوں خدا تعالےٰ کی تائید سے محروم رہے۔ خدا تعالےٰ کی بارش انوار تم پر کیوں نہ برسی۔ تمہاری تاریکیاں کیوں نور سے نہ بدل سکیں۔ تم کیوں اس کے انوار ربانی سے محروم رہے۔ اور کیوں حضرت مسیح موعودؑ کا خدا نے ساتھ دیا۔ اگر آنے والا اسی خدا کی طرف سے تھا۔ جس نے وعدہ کیا تھا۔ کہ میں ظالموں کو کامیاب نہ کروں گا۔ تو وہ کیوں کامیاب ہؤا۔ اگر تم سچے تھے، تو خدا نے تمہارا کیوں ساتھ نہ دیا۔ خدا تعالےٰ کی عون و نصرت سے تم کیوں محروم رہے، کیا اس کی یہی وجہ تو نہ تھی۔ کہ آنے والا ہی وہ موعود تھا، جو عین وقت پر آیا۔ اور وہ اسی خدا کی طرف سے آیا تھا۔ جس نے وعدہ کیا تھا کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی (مجادلہ ع ۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے،

کیا خدا نے اتقیا کی عون و نصرت چھوڑ دی
ایک فاسق اور کافر سے وہ کیوں کرتا ہے پیار
ایک بدکردار کی تائید میں اتنے نشاں
کیوں دکھاتا ہے وہ کیا ہے بدکنوں کا رشتہ دار
جس کے دعویٰ کی سراسر افترا پر ہے بنا
اس کی یہ تائید ہو پھر جھوٹ سچ میں کیا نکھار

پس ہمارے بھولے بھٹکے بھائیو۔ آؤ اور غور کرو اللہ تعالےٰ کے مامور اسی لئے آتے ہیں۔ کہ وہ لوگوں کے دلوں میں ایمان پیدا کریں۔ جب تک ایمان پیدا نہ ہو۔ عمل نہیں ہوتا۔ پہلی چیز ایمان ہے۔ اور دوسری چیز عمل۔ اور ایمان مامور من اللہ ہی پیدا کرتا ہے۔

پس خدا تعالےٰ نے عین وقت پر ؎

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

حضرت مسیح موعودؑ کو بھیجا۔ جنہوں نے اپنے انوار قدسیہ سے ایک جماعت قائم کی۔ جس میں ایمان ہے۔ اور قوتِ عمل بھی۔ جو آج اس امر کی مدعی ہے۔ کہ اسلام کی کشتی کو ہم نے پار لگانا ہے۔ جن کا یہ عزم ہے۔ کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔ جن کا یہ ارادہ ہے۔ کہ ہم دنیا کے کناروں تک اسلام کا نام پہنچائیں گے۔ جن کو یہ فخر ہے۔ کہ آج روئے زمین پر کوئی اور جماعت نہیں۔ جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مقدس فریضہ کو سرانجام دے رہی ہو۔ ہاں خدا تعالےٰ کے مسیح موعودؑ نے اپنے ہاتھوں سے ایک پودا لگایا۔ وہ کمزور تھا اور نحیف مگر وہ پودا بڑھا اور پھولا۔ اور پھلا۔ اور آج وہ ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ اسے بادِ صرصر جڑ سے نہ اکھاڑ سکی۔ تیز ہواؤں کے جھونکے اس کی تقویت کا باعث ہوئیں۔ مخالفانہ آندھیاں اور طوفان اس کے لئے کھاد ثابت ہوئے۔ مخالفین نے اپنی انتہائی تدابیر اختیار کیں۔ شیطان اور اس کی ذریت نے بے پناہ خفیہ مشورے کئے۔ مگر وہ پودا جڑ سے نہ اکھڑ سکا۔ اس کی وجہ سوائے اس کے کیا ہو سکتی ہے۔ کہ یہ انسانی ہاتھوں کا لگایا ہؤا پودا نہیں۔ بدست خداوندی نے خود لگایا ہے۔ اور کون ہے۔ جو خدا سے طاقتور ہے۔ موجیں پر موجیں آئیں۔ طوفانوں پر طوفان آئے۔ مگر وہ ایمان جو مامور من اللہ احمدیہ جماعت کے دل میں پیدا کر گیا ہے۔ وہ پہاڑوں سے زیادہ مضبوط ہے۔ آج یہی ایمان ہے۔ جس کو ہم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ یہ وہ دولت ہے۔ جس میں ہم سب کو شریک کرنا چاہتے ہیں۔ یہ وہ نعمت ہے۔ جس کے حصہ دار ہم انہیں بنانا چاہتے ہیں۔ جو ہمیں گالیاں دیتے ہیں۔ مگر کاش وہ گالیاں دینے والے ہمارے درد بھرے دلوں کو دیکھ سکتے۔ کہ ان کے لئے ہمارے دل کتنے درد مند ہیں۔ کاش وہ ہماری ان نیم شب اشکبار آنکھوں کو دیکھ سکتے۔ جو تاریک راتوں میں ان کے لئے اشکبار رہتی ہیں۔ کاش خدا انہیں ایسی آنکھیں دیتا۔ جس سے وہ ہمارے دل کے درد کو جان لیتے۔ تو شاید وہ ہمارے گلے آملتے۔ بالکل اسی طرح جس طرح دو بچھڑے ہوئے بھائی مدتوں بعد ملتے ہیں۔ مگر ہم مایوس نہیں۔ ہم اب بھی پُر امید ہیں۔ شاید ہماری کوششوں میں ہی کچھ کمی ہو۔ شاید ہماری قوت عمل ہی کمزور ہو۔ شاید ہم وہ نہ کر سکے ہوں۔ جو خدا تعالےٰ ہم سے چاہتا ہے۔ اگر ایسا ہی ہؤا۔ اگر ہم نے ہی کوتاہی کی ہو گی۔ اگر ہم ہی بھولے بھٹکے ہوؤں تک حضرت مسیح موعودؑ کا نام نہ پہنچا سکے ہوں۔ تو پھر کس کا قصور ہو گا؟ کون مجرم ہو گا؟ کیا ہم نے ہر مخالف پر اتمام حجت کر دی۔ کیا ہم نے ہر ایک تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچا دیا۔ کیا ہمارے سینوں میں وہ آگ موجود ہے۔ جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سلگایا تھا؟ کیا تبلیغ احمدیت اور اسلام کا وہ بے پناہ جذبہ ہم میں موجود ہے۔ کیا واقعی ہم دین کو دنیا پر مقدم کر رہے ہیں؟ کیا واقعی ہم اپنے اس عہد کو نباہ رہے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہم نے کیا تھا؟ کیا ہم نے اپنے ہر ملنے جلنے والے تک اس نور کو پہنچا دیا۔ جو ہم تک پہنچا؟ کیا ہم نے پوری کوشش سے وہ پیغام پہنچایا۔ جس پیغام سے انسانوں کو زندگی ملتی ہے۔ کیا ہم نے اس آسمانی نور کا حصہ دار اپنے ہمسایہ کو بنایا؟ کیا ہماری آنکھیں سچ مچ خلقِ خدا کی ہمدردی میں اشکبار ہوئیں؟ کیا ہم سچ مچ اپنے بھولے ہوئے بھائیوں کی بے راہ روی پر ماہی بے آب کی طرح تڑپے؟ کیا سچ مچ ہم دیوانوں کی طرح تبلیغ کے میدان میں اتر ے؟ کیا سچ مچ ہمارا ضمیر گواہی دیتا ہے۔ کہ ہم نے وہ کر لیا۔ جو ہمارے سپرد تھا؟ اگر ان سب باتوں کا جواب ہاں میں ہو۔ تو پھر دنیا میں ہم سے زیادہ خوش نصیب کون ہے۔ مگر اگر خدا نخواستہ ایسا نہیں۔ تو پھر ہمارا انجام کیا ہو گا؟ کبھی یہ بھی سوچا ہے؟ ہم نے دنیا کے طعنے سہے۔ اور وہ بھی نہ کیا۔ جو خدا نے چاہا۔ مخلوقِ خدا ہماری دشمن بنی۔ لیکن ہم خدا کو بھی اپنا نہ کر سکے۔ لوگوں نے ہمیں گالیاں دیں۔ اور ہم نے خدا کی خاطر گالیاں لیں۔ لیکن خدا کو بھی خوش نہ کر سکے۔ دشمن کہے گا۔ کہ مجھ تک تیرے بندوں نے پیغام نہ پہنچایا اس وقت ہم کیا جواب دیں گے۔ خدا کرے کہ ہم اپنے اس عہد کو نبھاہ سکیں۔

”کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔“

یہ وہ عہد ہے۔ جو ہم نے کیا۔ مومن اپنے وعدے کا پابند ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سے اپنے عہد کا ایفاء چاہتا تھا۔ ہم میں ایمان ہے۔ اور ایمان قوت عمل چاہتا ہے۔ اگر ہماری قوت عمل کمزور ہے۔ تو ہمیں ایمان کی فکر کرنی ہو گی۔ عمل۔ ایثار قربانی سے ہی ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تزکیہ کا ثبوت دے سکتے ہیں۔ قربانی ہی ہمارا شعار ہے۔ مومن قربانی سے نہیں تھکتا۔ ہمارا مومن ہونا قربانیوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ وقت ایک قیمتی چیز ہے۔ اور وقت کے مجموعہ کا نام زندگی ہے، کتنا وہ خوش نصیب ہے۔ جو وقت کو ضائع نہ کرے۔

آج دنیا پھر جماعت احمدیہ کو مٹانے کے خواب دیکھ رہی ہے۔ وہ مادی اسباب سے بہرہ ور ہے۔ اور ہم محروم۔ ان کے پاس دولت ہے۔ پریس کی طاقت ہے۔ مگر ہم کمزور ہیں۔ ہمیں اپنی کمزوریوں کا اعتراف ہے۔ ہم غریب ہیں، یہ ظاہر ہے۔ مگر پھر بھی ہم اس یقین اور بصیرت سے بھرے ہیں۔ کہ آج دنیا کی رہنمائی کے لئے اللہ تعالےٰ نے ہماری جماعت کو چن لیا ہے۔ ہمارے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم تبلیغ کریں۔ جتنی کہ ہم میں طاقت ہو۔ قربانیاں کریں۔ جتنی کہ ہم کر سکیں۔ اور ہماری قربانیوں میں استقلال ہو۔ ہمارے ارادوں میں بلندی ہو۔ ہمارے دلوں میں امید ہو۔ اور جب ہم اپنے دوستوں اور عزیزوں کو خدا کا پیغام سنا رہے ہوں۔ تو ہمارے دل ان کی ہمدردی میں پگھل رہے ہوں۔ ہم بے چین رہیں۔ جب تک کہ حضرت مسیح موعودؑ کے رلقہ اطاعت میں نہ آ جائیں۔ ہم خدا کے دین کی خاطر اپنے نفوس کو قربان کرنے کے لئے تیار رکھیں۔ تا جب خدا تعالیٰ کی طرف سے قربانیوں کی آواز آئے۔ تو ہمارے نفس ہمیں فریب نہ دیں۔ پس آؤ ہم دیوانہ وار تبلیغ دین کے لئے نکلیں۔ تا ہمارے مخالف اللہ تعالےٰ کے سامنے یہ تو عذر نہ کر سکیں۔ کہ ان پر اتمام حجت نہ ہوئی تھی۔ مخالف ہمیں ماریں تو ماریں۔ گالیاں دیں۔ تو بے شک دیں۔ مگر ان کی گالیوں اور ان کی دشنام طرازیوں کی پروا نہ کرو۔ اور آؤ ہم اپنے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی نصیحت پر عمل کریں:۔

”تبلیغ کے علاوہ قربانی کا اعلیٰ نمونہ دکھاؤ۔ دوست ماریں کھائیں۔ گالیاں کھائیں۔ مگر صبر کریں۔ کوئی مسیحیت ایسی نہیں۔ جو اس کے بغیر پھیلی ہو حضرت ابراہیم علیہ السلام کہ وہ بھی مسیح تھے۔ حضرت مسیح ناصریؑ اور مسیح محمدیؐ اور بھی خدا جانے کتنے مسیح گذرے ہیں۔ مگر سب جمالی رنگ میں آئے اور مخالفوں کا مقابلہ کرتے کے ساتھ تھے۔ تلوار سے نہیں۔ ماریں کھا کر جیتے اور یہی ہمارے متعلق ہو گا۔ جو اس کے لئے تیار رہے۔ وہی اسلام کی فتح کے لئے کوشش کرتا ہے۔ اتنی ماریں کھاؤ اور اتنی گالیاں سنو۔ کہ دنیا مان جائے کہ روئے زمین پر اتنی ماریں اور گالیاں کھانے والی کوئی اور دوسری قوم نہیں۔ پھر خود بخود لوگ ہدایت کی طرف آ جائیں گے۔ اور ان کے قلوب فتح ہو جائیں گے۔“ فرمودہ ۵ جنوری مندرجہ الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۳۲ء

شاید ایسا کرنے سے ہم اپنے خدا کو خوش کر سکیں۔ اور آسمان کے دروازے ہمارے لئے وا ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مشکلات کو آسان کرے گا اور دشمن کو حقائق سمجھنے اور ہمیں سمجھانے کی توفیق دے۔

فالتو روپیہ کس طرح محفوظ کیا جائے!

صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے احباب جماعت کے اس روپیہ کیلئے جسے فوری طور پر وہ استعمال نہ کرنا چاہیں یا پس انداز کرنے کیلئے ہو۔ کہ خاص ضرورت پر کام آئے۔ مندرجہ ذیل ذرائع اختیار کئے ہوتے ہیں۔ اِن میں ایک ذریعہ ایسا بھی ہے۔ کہ احباب کا روپیہ نہ یہ کہ صرف محفوظ رہے۔ بلکہ انہیں کچھ نہ کچھ نفع بھی ملتا رہے۔

(۱) پہلا ذریعہ یہ ہے۔ کہ دفتر محاسب میں ایک صیغہ قائم ہے۔ اس صیغہ میں جب کوئی چاہے۔ اپنا روپیہ رکھوا سکتا ہے۔ اور جب چاہے برآمد کروا سکتا ہے۔ اگر روپیہ رکھوانے والا ربوہ سے باہر ہو۔ اور اپنی ضرورت کے لئے روپیہ طلب کرے تو یہ صیغہ صدر انجمن کے خرچ پر بذریعہ منی آرڈر یا بیمہ امانت دار کو اس کا روپیہ بھجوا دے گا۔

(۲) صیغہ امانت میں ایک مد غیر تابع مرضی قائم ہے۔ اس میں جب کوئی فرد اپنا روپیہ رکھواتا ہے۔ تو اسے اجازت نہیں ہوتی۔ کہ ایکماہ کے نوٹس سے کم عرصہ میں رقم برآمد کروا سکے اس کا فائدہ یہ ہے کہ جو افراد روپیہ بچانا چاہیں لیکن معمولی ضرورت پر روپیہ برآمد کر لیتے ہیں۔ آسانی سے اور یکدم روپیہ نہ لے سکیں اور وہ روپیہ خاص ضرورت پر صرف ہو سکے۔ اور اس طرح رکھوائے ہوئے روپیہ پر زکوٰۃ نہیں۔ کیونکہ اس روپیہ کو صدر انجمن احمدیہ بھی بوقت ضرورت استعمال کر سکتی ہے۔ اِس رقم کے واپس بھجوانے کے متعلق یہی طریق ہے۔ اگر کوئی فرد ربوہ سے باہر روپیہ طلب کرے تو صدر انجمن احمدیہ کے خرچ پر روپیہ بھجوا دیا جائیگا۔

(۳) تیسرا ذریعہ یہ ہے۔ کہ احباب جماعت سے روپیہ لیکر اس کے عوض مناسب جائداد رہن رکھی جاتی ہے۔ اور اس جائداد مرہونہ کا کرایہ یا زرٹھیکہ قارض کو دیا جاتا ہے۔ اس طریقہ سے روپیہ محفوظ رہتا ہے۔ سالانہ منافعہ بھی ملتا ہے۔ اس طریق پر روپیہ لینے کی شرائط یہ ہیں۔

(ا) رقم کم از کم ایک ہزار روپیہ ہو۔ جو سال کے اندر واپس نہیں کی جائیگی۔ جب مقررہ میعاد کے اختتام پر رقم واپس لینی ہو۔ تو ایسی صورت میں اور ایسے وقت میں نوٹس بموجب شرط د دیا جانا ضروری ہوگا۔ (ب) رقم قرضہ کے عوض عموماً اس قدر جائداد غیر منقولہ رہن کی جائیگی جس کی قیمت زرِ رہن سے دوچند ہو۔ یا سندھ کی اراضی کی صورت میں جس پر زرِ قرضہ سے دوچند روپیہ ادا کیا جا چکا ہو۔ (ج) رہن شدہ جائداد کو اگر صدر انجمن کے قبضہ میں رہنے دیا جائے۔ تو دو ہزار روپیہ کی جائداد پر جو ایک ہزار میں رہن رکھی جائیگی پچاس روپیہ سالانہ کرایہ یا زرِ ٹھیکہ ادا ہوگا (د) رقم کی واپسی کے لئے فریقین کی طرف سے مندرجہ ذیل میعاد کا نوٹس دیا جانا ضروری ہوگا۔

(۱) ایک ہزار تک کی رقم کیلئے ایک ماہ کا نوٹس (۲) ایک ہزار سے زائد دو ہزار تک کیلئے دو ماہ کا نوٹس (۳) دو ہزار سے زائد کے لئے تین ماہ کا نوٹس (۴) زرِ ٹھیکہ اس تاریخ سے شمار ہوگا جس تاریخ کو روپیہ نفع مند کام پر لگایا جائے

۵۔ اگر قارض کو روپیہ کے جلد لینے کی ضرورت ہو۔ تو معینہ میعاد کا زرِ ٹھیکہ نوٹس کے عوض میں وضع کر لیا جائے گا۔

(ناظر بیت المال)

مہتممین مال و زعماء صاحبان انصار کی توجہ کے لئے ضروری اعلان

ا۔ اکثر مجالس انصار کا چندہ انصار ۲۰ تاریخ تک مرکز میں نہیں پہنچا۔ وہاں کے مہتمم مال و زعماء صاحبان انصار سے تاکید ہے کہ وہ بہت جلد واجب الادا چندہ انصار مرکز میں داخل فرمائیں۔ اسی طرح جن مجالس انصار کا چندہ مرکز میں آنا شروع نہیں ہوا وہ بھی اپنی مجلس کا چندہ انصار مرکز میں داخل خزانہ کرا دیں۔ اور آئندہ ماہ بماہ بھجوانے کا التزام کیا جائے۔

ب۔ اراکین انصار کی طرف چندہ انصار کا بقایا ہو۔ ان سب سے ۳۱ر مارچ ۵۲ء تک کا چندہ انصار وصول کر کے مرکز میں بنام مخاطب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھیجکر بد امانت انصار اللہ داخل خزانہ فرمائیں۔ کوشش ایسی ہو کہ ۳۰ر اپریل ۵۲ء تک کا چندہ انصار تمام اراکین کی طرف سے وصول ہو کر مرکز میں داخل خزانہ ہو جانا چاہیے کسی کی طرف بقایا نہ رہنے دیں۔

(قائد انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے بھائی عبدالرحمن صاحب سیالکوٹی کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی لمبی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ ماسٹر محمد شفیع آسٹریلیشیا بلڈنگ لاہور (۲) میرا لڑکا بیمار ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ شیخ محمد شریف نمک ڈپو بدوملہی۔ (۳) ناصر احمد صاحب نے محکمانہ امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی عطا فرمائے۔ خاکسار ممتاز احمد بھیروی۔ (۴) میرے بھائی چودھری عنایت اللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی اور ان کے لڑکے چودھری بشیر احمد صاحب بی۔ اے کاٹن انسپکٹر کی مقدمہ میں باعزت طور پر بریت کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ ہدایت اللہ از لائل پور (۵) خاکسار کا بچہ ایک ماہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت صحت اور تندرستی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ مستری اللہ رکھا وانڈو ضلع گجرانوالہ۔ (۶) محترم تایا جان خواجہ محمد شفیع صاحب ایڈووکیٹ چکوال اب رو بصحت ہیں۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خالد سلیم نیشنل آئل مل چکوال۔ (۷) احباب کرام دعا فرماتے رہا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مجھے ان تکالیف سے جلد نجات دے۔ جن میں گرفتار رہوں۔ اور میرا انجام بالخیر کرے۔ فتح محمد شرما عفا اللہ عنہ

(۸) میرے والد محترم میاں رحمت علی صاحب ساکن چک سکندر ضلع گجرات کا آنکھ کا اپریشن ہونے والا ہے۔ اس وقت لالہ موسیٰ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے التماس ہے۔ کہ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ فضل داد نسبت روڈ لاہور (۹) خاکسار کے دو پوتے بوجہ چیچک سخت بیمار ہیں دعا فرمائیں کہ عزیزان کو اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (شیخ مولا بخش) (۱۰) میرے بھائی نے ملازمت پر اپنی بحالی کے واسطے اپیل کی ہوئی ہے اس کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ میاں چراغ الدین احمدی گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول ضلع گجرات

تلاش گمشدہ

"میرا چھوٹا بھائی معراج الدین مہاجر قادیان حال مقیم چنیوٹ مورخہ ۲۶/۳/۵۲ کو بوجہ ساتویں جماعت کے امتحان میں فیل ہو جانے کے گھر سے کہیں چلا گیا ہے۔ اگر عزیز مذکور یہ سطور پڑھے۔ تو فوراً واپس گھر آ جائے اسے کچھ نہیں کہا جائیگا۔ اور اگر کوئی دوست اسے واپس لائیں۔ تو انہیں آمد و رفت کا کرایہ اور مبلغ دس روپے بطور شکریہ دیئے جائینگے ہمارے رشتہ دار اگر یہ سطور پڑھیں تو تلاش کی کوشش کریں۔ اور اطلاع دیں۔ عزیز مذکور کی عمر ۱۶-۱۷ سال ہے۔ قمیص دھاری دار سبز۔ دھوتی سفید۔ پاؤں میں پشاوری سیاہ چپلی۔ برہنہ سر ہے"

(خاکسار نواب الدین رنگ ساز مہاجر قادیان حال مقیم چنیوٹ۔ چوک حتہ پٹھان)

دعائے مغفرت

مورخہ ۲۳/۳/۵۲ کو میرے والد صاحب ریاست بہاولپور چک نمبر ۱۱۶ نہر مراد قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے ہیں صرف چند احمدیوں نے جنازہ پڑھا۔ احباب جنازہ غائب ادا فرمائیں۔ اور دعائے مغفرت فرمائیں

(خاکسار سراج دین احمدی چک ۱۱۶ مراد بہاولپور)

سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت ہی سخت تاکیدی فرمان

"مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے۔ کہ اس کی بیعت میں داخل ہو جاؤ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے" (مسلم)
یہ نہایت ہی سخت تاکیدی حکم ہے ہم احمدی جماعت کا فرض ہے کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچائے۔ اس کی آسان راہ یہ ہے کہ آپ اپنے علاقہ کے تعلیم یافتہ لوگوں کے اور لائبریریوں کے پتہ روانہ فرمائیے ہم یہاں سے ان کو مناسب لٹریچر روانہ کر دیں گے۔ عبد اللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

مسلم لیگ کے ارکان کسی ایسی سرگرمی میں حصہ نہ لیں جس سے پاکستان کے شہریوں کے درمیان باہمی کشیدگی پیدا کرنا مقصود ہو

احرار کانفرنسوں کی صدارت کرنیوالے لیگی عہدداروں کو صدر صوبہ مسلم لیگ کا انتباہ

لاہور یکم اپریل۔ پنجاب مسلم لیگ کے صدر میاں ممتاز دولتانہ نے تمام اضلاعی اور شہری مسلم لیگوں کے نام ایک گشتی مراسلہ ارسال کیا ہے۔ جس میں مسلم لیگ کے عہدیداروں کو متنبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ ایسے جلسوں یا تقریبوں کی صدارت نہ کریں۔ جو کسی غیر لیگی جماعت کے زیر اہتمام منعقد کئے گئے ہوں۔ کیونکہ اس سے جماعتی نظم و ضبط کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ میاں ممتاز دولتانہ نے اپنے مراسلہ میں لکھا ہے:۔

میرے علم میں آیا ہے کہ صوبہ کے بعض مقامات پر مسلم لیگ کے بعض ارکان اور بعض موقعوں پر ضلع مسلم لیگ کے صدروں نے احرار کانفرنسوں کی صدارت کی ہے۔ میں ... کر دینا چاہتا ہوں کہ لیگ نے کسی رکن کے لئے کسی غیر لیگی جماعت کے جلسوں کی صدارت کرنا مسلم لیگ کے ڈسپلن کی خلاف ورزی ہے۔

اندریں وجوہ میری ہدایت ہے کہ ادارہ مسلم لیگ کا کوئی رکن کسی ایسے جلسہ کی صدارت نہ کرے جو کسی غیر لیگی جماعت کے زیر اہتمام منعقد کیا گیا ہو۔ اس میں ایسے جلسے شامل نہیں ہیں۔ جو خالصتہً مجلسی اور غیر سیاسی نوعیت کے ہوں اور جن میں سیاسی مسائل کے زیر بحث آنے کا کوئی امکان نہ ہو۔

میاں صاحب نے کہا ہے "یہ انتہائی ضروری ہے کہ مسلم لیگ کے ارکان کسی ایسی سرگرمیوں میں حصہ نہ لیں۔ جن سے پاکستان کے شہریوں کے درمیان باہمی کشیدگی یا عناد کے جذبات پیدا ہونے کا اندیشہ ہو یا جن سے پاکستانی شہریوں کے خاص طبقات یا جماعتوں کو مطعون یا موردِ الزام ٹھہرانا مقصود ہو۔ (آفاق ۲ راپریل)

حسن پاشا اور برطانوی سفیر کی معنی خیز ملاقات

لنڈن ۲ راپریل۔ اینگلو مصری بات چیت کے متعلق مکمل سکوت اختیار کیا جا رہا ہے۔ مگر اس بات کا پتہ چلا ہے کہ برطانوی سفیر سٹیونسن اور حسن پاشا کی ملاقات معنی خیز ہے۔ باور کیا جاتا ہے کہ کل کی ملاقات زیادہ تر اس موضوع پر تھی کہ باقاعدہ گفت و شنید شروع کرنے سے قبل مشترکہ یا جداگانہ اعلانات شائع کر دیئے جائیں۔ اس سلسلہ میں سر رالف سٹیونسن کی رپورٹ کا دفتر خارجہ میں انتظار کیا جا رہا تھا۔ مصریوں کا خیال ہے کہ اگر یہ "اعلان" کا مسئلہ طرفین کیلئے اطمینان بخش طور پر طے پا گیا تو شاید سر سٹیونسن باقاعدہ رسمی مذاکرات کیلئے مزید ہدایات حاصل کرنے لنڈن جائیں یا پھر حکومت برطانیہ کا کوئی اعلیٰ نمائندہ بات چیت کرنے کیلئے مصر بھیجا جائے گا۔

طونس کا مسئلہ سلامتی کونسل میں

روس اور چین حمایت کریں گے

لیک سکیس ۲ راپریل ایشیائی عرب گروپ کے پندرہ ارکان میں سے ۱۲ مندوبین نے ایسے مراسلات پر دستخط کئے ہیں۔ جو سلامتی کونسل کے موجودہ صدر پروفیسر احمد شاہ بخاری آج کونسل میں پیش کرنیوالے ہیں۔ اس کے بعد آپ کونسل کے ایجنڈے کے متعلق ووٹ لیں گے۔ کیونکہ طونس کی صورت حال امن عامہ کے لئے شدید خطرے کا باعث ہے۔ آج انڈونیشی ہیڈ کوارٹر میں ایک اجلاس میں یہ مراسلات پروفیسر بخاری کو پیش کر دیئے جائیں گے۔

گروپ کی توقع ہے کہ صلاح الدین کے وزیر اعظم مقرر ہونے کے بعد فرانسیسی دعوے کریں گے کہ طونس کے بے اور فرانس کے مابین اب کوئی "تنازعہ" باقی نہیں رہ گیا۔

شام، لبنان اور حبشہ کل تک اس انتظار میں تھے کہ ان کی حکومتوں کی جانب سے کب ہدایات موصول ہوتی ہیں۔ لائبیریا سوموار کو پہلی مرتبہ گروپ میں شامل ہوا۔ اور عرب لیگ کی طرف سے آدعمر خالق بھی بحث میں شریک ہوئے۔

بھارتی نمائندے مسٹر ریال نے اس انٹرویو کی رپورٹ پیش کی جو قاہرہ میں بھارتی سفیر نے چینگ کی کابینہ کے دو وزیروں صلاح بن یوسف اور محمد بدر سے کیا تھا۔ عرب ایشیائی گروپ مطالبہ کرے گا۔ کہ ان معزول وزراء کو حفاظتی کونسل میں بیان دینے کی دعوت دی جائے۔ چین، روس اور چلی کی طرف سے عندیہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ وہ مسئلہ طونس کی حمایت کرینگے۔ یونان اور ترکی کی طرف سے بھی حمایت کا امکان ہے۔ لیکن وہ اس سلسلے میں اپنا فیصلہ محفوظ رکھیں گے کہ آیا کونسل اس کے متعلق فیصلہ کرنے کی مجاز ہے کہ نہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اسرائیلی مندوب غیر جانبدار رہنے کو تیار ہے لیکن برطانوی مندوب کو کل تک ہدایات موصول نہیں ہوئی تھیں۔ (اسٹار)

مشرقِ وسطیٰ کی خبریں

— بغداد ۲ راپریل عراق کے سابق وزیر خارجہ قاہرہ سے یہاں واپس پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے بیان دیا ہے کہ حال ہی میں پاکستان، لبنان اور مصر میں میری بات چیت اطمینان بخش رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسی گفت و شنید کا نتیجہ ہمیشہ بہتر افہام و تفہیم اور حالات کا صحیح جائزہ ہوتا ہے۔ ڈاکٹر الجمالی نے بتایا کہ عرب اور دنیائے اسلام بہت سے مسائل سے دوچار ہے۔ لیکن ان مسائل کو باہمی تعاون اور مندوبین کے تبادلہ خیالات کی مدد سے حل کیا جا سکتا ہے۔ (اسٹار)

— بغداد ۲ راپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت عراق کی طرف سے سرکاری طور پر بحرین کے حکمران شیخ سلیمان محمد خلیفہ کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ جون میں عراق آئیں (اسٹار)

— بغداد ۲ راپریل۔ عراقی لیڈروں اور اخبارات نے عرب لیگ کی ساتویں سالگرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ یہ بین العرب ادارہ عربی عوام میں مستقل مزاجی، اتحاد اور وحدت مقصد پیدا کرنے کا باعث ہوگا۔ عراقی سینٹ کے صدر کا بیان ہے کہ لیگ جدید عرب کا ایک نمایاں ترین کارنامہ ہے۔ اس کے ذریعہ قومی عزائم کے حصول اور عربوں کے درمیان دیرپا تعلقات کی نئی نئی راہیں کھل گئی ہیں۔

سابق وزیر اعظم سید علی جودت الایوبی نے کہا ہے کہ عرب لیگ کا قیام تاریخ عرب کا ایک نیا موڑ ہے۔ کیونکہ پہلی مرتبہ حصول آزادی کے بعد عرب ممالک لیگ کی معرفت حکمت عملی میں ہم آہنگی اور اپنی کوششوں میں مطابقت پیدا کرنے کے قابل ہوتے ہیں (اسٹار)

دفاعی معاملات پر عربوں کی بات چیت

دمشق ۲ راپریل معلوم ہوا ہے کہ مختلف عرب ممالک کے درمیان دو نہایت اہم مسائل یعنی علاقائی دفاع اور اسلامی ممالک کی مجوزہ بات چیت کے متعلق تبادلہ خیالات کیا جا رہا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ دفاعی معاملات کے متعلق بات چیت کا انحصار اجتماعی عرب دفاعی معاہدے پر ہے۔ اس سلسلے میں چار طاقتی تجاویز اور اس معاہدے کے متعلق پر بھی غور ہو رہا ہے سپین کے وزیر خارجہ کے دورہ پر بھی رائے زنی کی جا رہی ہے کہا جاتا ہے کہ شاید وزیر خارجہ سپین بحیرہ روم کے علاقے کے دفاع کے لئے خاص تجاویز اپنے ہمراہ لائیں گے جن پر اٹلی بھی متفق ہے۔ باخبر حلقوں کو یقین ہے کہ دفاعی مسائل اور ۱۲ اسلامی ممالک کے نمائندگان کی میٹ منعقدہ یا ملتوی ہونے کا امکان ہے۔ (اسٹار)

مشرقی جرمنی میں عوامی پولیس کی تنظیم

برلن ۲ راپریل۔ مشرقی جرمنی میں "نیم ملٹری عوامی پولیس" کی وسعت کی بنا پر اب وہاں ۲۵ مکمل فوجی ڈویژن رکھنے کا بندوبست کر دیا گیا ہے۔ غیر قانونی حرکات کے خلاف نبرد آزما پارٹی کا دعویٰ ہے کہ عوامی پولیس کی تعداد ۶۵ ہزار ہے۔ جو جنگ کے موقعہ پر فوراً وسیع کی جا سکتی ہے۔ ان میں تین انفنٹری رجمنٹ تین طیارہ شکن یونٹ، دو ٹینک شکن توپ خانے، پانچ توپ خانے ایک دیکھ بھال کی یونٹ اور ایک ٹینک ٹریننگ سکول موجود ہے۔ پارٹی مذکورہ کا دعویٰ ہے کہ موسم گرما میں اس سپاہ پولیس کی مشق ہوگی اور وہ آزاد ڈویژن کی طرح تربیت حاصل کرے گی۔ روسی افسر کھلم کھلا تربیت دینے کا کام کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

لنڈن ۲ راپریل۔ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ اشتراکی چین ہند چینی کی سرحدوں سے ۱۳۰ میل کے فاصلہ پر ماملک کے مقام سے روزانہ ویت منہ کی فوجوں کو اسلحہ اور گولہ بارود ارسال کر رہا ہے۔ اندازہ ہے کہ ماہانہ تقریباً ۲ ہزار ٹن اسلحہ وغیرہ بھیجا جا رہا ہے۔ (اسٹار)

میری بچی عزیزہ حافظہ نعیمہ بعارضہ ٹائیفائڈ قریباً ایک ہفتہ سے بیمار ہے۔ نہایت کمزور ہو چکی ہے مخلصین سلسلہ اور درویشان قادیان سے نہایت دردمندانہ استدعا ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ عزیزہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار عبدالحق مولوی فاضل مقیم رتن باغ لاہور